السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عمرو کہتا ہے کہ بے نمازی کے یہاں کا کھانا پانی اور اس کے ساتھ کھانا اور مصاحبت جائز و درست نہیں، تاوقتیکہ نماز نہ ہو جائے، خالد اور اس کے تابعین کہتے ہیں کہ بے نمازی بھی مخلوق خدا سے ہیں، سب کے یہاں کا کھانا پانی اور سب کے ساتھ کھانا پینا درست و جائز ہے، اب سوال یہ ہے کہ عمرو اور خالد کی باتوں میں سے کس کی بات صحیح ہے اور کس کی غلط۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بے نمازی کے یہاں کا کھانا اور پانی حرام نہیں ہے مگر چونکہ بے نمازی اسلام کے ایک رکن اعظم یعنی نماز کا تارک ہے جو کفر اور ایمان کے درمیان میں ما بہ الفرق ہے اور اسی ترک نماز کی وجہ سے بے نمازی بہت سے علماء کے نزدیک کافر ہیں اور بعض احادیث سے بھی اس کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس کے نہایت درجہ کے فاسق ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں ہے، لہٰذا اس کی دعوت قبول کرنا اور اس کے یہاں کھانا نہیں کھانا چاہیے، مشکوٰۃ شریف میں عمران بن حصین سے روایت ہے۔ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن اجابة طعام الفاسقین یعنی رسول اللہ ﷺ نے فاسقین کی دعوت قبول کرنے اور ان کے یہاں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے اور بے نمازی سے ملنے جلنے اور اس کے ساتھ مصاحب رکھنے کی بات یوں ہے کہ اس کے سمجھانے اور نصیحت کرنے کی غرض سے اس سے مصاحبت و مخالطت جائز ہے، پس اگر وہ سمجھ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس ہدایت دی اور نماز پڑھنے لگا فبہا اور اگر باوجود سمجھانے اور نصیحت کرنے کے بھی نماز نہیں پڑھتا تو اب اس کی مصاحبت و مخالطت سے احتراز چاہیے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماؤھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم وشاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض فلعنھم علی لسان داؤد وعیسیٰ بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون الحدیث رواہ الترمذی وابوداؤد۔ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ جب بنی اسرائیل معاصی میں پڑے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا، سو وہ باز نہیں آئے، پھر ان کے علماء نے ان کے ساتھ مجالست و مصاحبت کی اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بعض کے قلوب کو بعض کے ساتھ مارا اور داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان کو لعنت کی اور یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے بڑھتے تھے۔ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ حررہ سید محمد نذیر حسین (سید محمد نذیر حسین)

[فتاوی نذیریہ]

جلد01ص571

محدث فتویٰ